آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان سے شائع ہونے والا
اپنی نوعیت کا پہلا علمی و ادبی مجلہ

سہ ماہی ریاض العلم فیض آباد/ اٹک

جلد نمبر 10 شمارہ (4) اکتوبر، نومبر، دسمبر 2016ء

اشاعت خاص:

سراپائے جمال (مثنوی)

رنگ عقیدت (قصیدہ)

ارمغانِ علوم (قصیدہ)

ایڈیٹر

پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

مقام اشاعت

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک

پنجاب، پاکستان

قیمت: 100 روپے

فہرستِ مندرجات

اہل قلم اپنی نگارشات بذریعہ ای میل ارسال کریں!

riazulilm@gmail.com

اظہار:

میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے
جلسے اور جلوس، ایک مستحسن عمل

الحمد للہ! والشکر للہ! ایک بار پھر اہل اسلام کو میلاد النبی ﷺ کی بہاریں نصیب ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ سرور، ربیع النور، ربیع الاوّل کے تصدق عالم اسلام کی زبوں حالی کو عروج و ترقی میں تبدیل فرمائے۔

ہر سال، اہل اسلام اپنے ایمانی جوش و جذبے کے ساتھ میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی مستحسن عمل ہے۔ ان جلسوں اور جلوسوں کے انعقاد سے، مسلمانوں میں ایک منفرد جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت کا رشتہ مضبوط سے مضبوط ترین ہوتا ہے۔ گھر گھر اور گلی گلی عشق رسول کی خوشبو پھیلتی ہے۔ تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ نعتوں کے نغمے گائے جاتے ہیں۔ درود و سلام کے تحفے پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر عالم اسلام کی خوشحالی اور ترقی کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ بیماروں، لاچاروں اور بے کسوں کی مدد کی جاتی ہے۔ بڑے پیمانے پر کھانے اور لنگر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بیواؤں، یتیموں اور کمزور اَفراد کی اعلانیہ اور پوشیدہ اعانت کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، خصائص، معجزات اور فضائل و شمائل پر مشتمل

کتابیں شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہر حوالے سے ماہ ربیع الاوّل میں خوشیوں اور مسرتوں کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں، خصوصاً اہل سنت و جماعت کو سلامت رکھے! جن کی کوششوں سے ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محافل کا احسن طریقے سے انعقاد و انتظام ہوتا ہے۔

میلاد النبی ﷺ کی آمد کے موقع پر جہاں اہل محبت مسرور ہوتے ہیں وہیں بعض اَفراد اور بعض حلقوں میں غم کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ میلاد کی مبارک محافل کو اچھا نہیں سمجھتے۔ ہمارے خیال کے مطابق ان کی یہ رائے، محض ان کی ذہنی اختراع ہے۔ جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ کسی بھی جلسے، جلوس، محفل، مجلس، کام، روایت اور میلے کو غلط اور ناجائز قرار دینے کے لئے شرعی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے اور شرعی دلیل قرآن و سنت اور اجماع و قیاس کی روشنی میں وجود پاتی ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے جائز اور مستحسن ہونے میں کوئی شک و شبہہ نہیں۔ لہٰذا اہل اسلام کو چاہیے کہ وہ ایسے عناصر کی ایک نہ سنیں۔ بلکہ اس موقع پر بڑھ چڑھ کر میلاد النبی ﷺ کی محافل سجائیں، مجالس کا اہتمام کریں اور جلوسوں میں شرکت کر کے اپنی مغفرت کا سامان کریں۔

خدائے بزرگ و برتر ہمارا حامی و ناصر ہو!

(پیر) ابوالحسن واحد رضوی عفی عنہ

مدیر

3 ربیع الاوّل 1438ھ / 3 دسمبر 2016ء

نعت

انوار کی بارش ہے ، مسرت کی فضا ہے
ہونٹوں پہ سبھی مدحت محبوبِ خدا ہے
منگتوں پہ نظر خاص ہے سلطانِ جہاں کی
ہر لمحہ نیا لطف ، نئی ایک عطا ہے
کیفیت و مستی کا جہاں ہم سے نہ پوچھو!
اِک لذتِ صد رنگ ہے پُر نور فضا ہے
سینہ ہو مرا نورِ مدینہ سے منوّر
ہر لمحہ مرے لب پہ یہی حرفِ دعا ہے
خوش بخت ہے وہ شخص اِدھر اور اُدھر بھی
صہبائے محبت سے جو لبریز رہا ہے
محشر میں کڑی دھوپ کی کیا فکر ہے مجھ کو
سر پر جو مرے سایۂ سلطانِ لوا ہے
آرامِ دل و جاں کا وظیفہ ہے یہ واحدؔ
کیا نام ہے سرکار کا ، تسکین و شفا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بصارت وسماعت

[ادارہ]

(۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک آنے والے ایک ایک واقعہ اور فتنہ کو قبل از وقت اپنی نورانی اور روحانی آنکھوں سے معائنہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر قدم رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو اس کو جسے میں دیکھ رہا ہوں! صحابہ نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: میں اُن فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمھارے گھروں میں بارش کی طرح برسیں گے۔[مشکوٰۃ]

(۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں ان چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جن کو تم نہیں دیکھ سکتے۔ آسمان آواز کرتے ہیں اور انھیں لائق ہے کہ وہ آواز کریں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، آسمان میں چار انگلی کی جگہ نہیں ہے مگر فرشتے اپنی پیشانی کو رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کر رہے ہیں۔

(۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹی تو میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھا۔[مشکوٰۃ]

آپ کے حسنِ بصارت پر دُرود
آپ کے حسنِ سماعت پر سلام

رحمت عالم ﷺ کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

[ادارہ]

قریش کے وہ لوگ جو رحمتِ عالمیاں ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے ان کی تعداد سات تھی۔ ان شاطر صفت اشخاص کے نام یہ ہیں:

۱۔ولید بن مغیرہ	۲۔عاص بن وائل سہمی
۳۔اسود بن عبد یغوث زہری	۴۔فکھیہ بن عمر فہری
۵۔حرث بن طلاطلہ	۶۔اسود بن حرث
۷۔ابن عیطلہ	

یہ تمام لوگ اپنی بے علمی، بے وقوفی اور بے نصیبی کی وجہ سے آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے اور بسا اوقات آپ کو تکلیف پہنچاتے۔ جبکہ رحمت عالم ﷺ ان کی ایذا رسانیوں پر نہایت صبر وتحمل کا مظاہرہ فرماتے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارشاد فرما دیا تھا کہ **انا کفیناک المستھزئین**: اے حبیب! آپ کا مذاق اڑانے والوں سے ہم خود نبٹ لیں گے۔

ان تمام منافقین کا انجام انتہائی بھیانک ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں ایسی سزائیں ملیں اور ان پر ایسا غضب ہوا کہ دنیا میں ان کا نام ونشان تک نہ رہا۔ اور وہ دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔

(۱) ولید بن مغیرہ: چادر اوڑھے سفر پر جا رہا تھا کہ اس کی چادر ایک خار دار جھاڑی سے اٹک گئی جس کے باعث وہ جھاڑی پر گر پڑا اور کانٹے چبھنے پر لہولہان ہو گیا۔ اور اتنا خون نکلا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔

(۲) عاص بن وائل: یہ بھی ایک خار دار جھاڑی پر گر پڑا، کانٹے چبھنے کے اثر سے اس کا تمام گوشت اس کی ہڈیوں سے جدا ہو گیا۔ جس کے باعث وہ ہلاک ہو گیا۔

(۳) اسود بن عبد یغوث: رحمت عالم ﷺ نے اس شخص کے لئے دعا کی تھی کہ اللہ اسے اندھا کر دے اور اس کے بچے کو اس سے چھین لے۔ چنانچہ ایک بار یوں ہوا کہ اس کے ہاتھ میں ایک خار دار شاخ تھی جو اس کی آنکھ میں لگ گئی جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی سیاہی (ڈھیلا) بہہ کر اس کے چہرے پر پڑی اور اس دوران میں اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی بھی سلب کر لی اور اس کا بیٹا بھی چھین لیا۔

(۴) فکھیہ بن عامر: یہ طائف کی طرف گیا اور وہیں لا پتہ ہو گیا۔ جس کے بعد اس کا نام ونشان تک نہ ملا۔

(۵) حرث بن طلاطلہ: یہ منافق اپنی بعض ضروریاتِ زندگی کے سلسلے میں کہیں سفر پر روانہ ہوا اسی دوران میں سخت گرمی نے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(۶) اسود بن حرث: نے کھال اتری ہوئی ایک مچھلی کھا لی۔ اِس پر اسے سخت پیاس لگی۔ پانی کے ذریعے اپنی پیاس نہ بجھا سکا۔ [زیادہ پانی پینے کی وجہ سے] اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔

(۷) ابن عیطلہ: کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ سخت پیاس کی حالت میں ہلاک ہوا۔

[ذخائر محمدیہ]

ع... لعنۃ اللہ علیٰ کل خبیث أبتر

سراپائے جمال

[مثنوی: مشتمل بر سراپائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

تصنیف

صاحبزادہ پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک

پنجاب، پاکستان

ربیع الاوّل 1438ھ/ دسمبر 2016ء

انتساب

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

مدّاحوں

اور

سراپا نگاروں

کے نام

سراپائے جمال

مثنوی

مشتمل بر سراپائے رسول کریم ﷺ

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الحسن والجمال۔والصلوٰۃ والسلام
علیٰ محمد مظہر الحسن والجمال، معدن الرفعة
والکمال،صاحب الجود والنوال۔وعلیٰ آله وصحبه
أجمعین،أمابعد:

زیر نظر مثنوی:''سراپائے جمال'' رسول کریم ﷺ کے حلیہ مبارکہ اور مقدس سراپا کے بیان پر مشتمل ہے۔اگرچہ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ آپ ﷺ کے مقدس سراپا کا بیان،کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔تاہم محض حصولِ برکت اور اُمیدِ شفاعت کی اَساس پر چند اشعار کا ہدیہ،پیش کیا گیا ہے۔

ع۔گر قبول افتد زہے عز و شرف

یہاں اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ زیر نظر مثنوی کے پہلے چھبیس[26]

اشعار،عرصہ ہوا شائع ہو چکے ہیں۔تاہم مکمل صورت میں،اس کی یہ پہلی اشاعت ہے۔جو ماہ سرور، ربیع النور، ربیع الاوّل کی آمد آمد کے پر مسرت موقع پر،اہل محبت کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔المنة للہ ولرسوله۔

اللھم انی اسألک الخیر والعون والعافیة۔وتقبل منی ھذہ الھدیة المتواضعة بحضرة حبیبک الکریم محمد صاحب اللواء والنعیم۔و اجمعنا تحت لوائه،وفی زمرته،واسقنا من حوضه،واجعلنا من أھل شفاعته۔صلی اللہ علیه وآله وسلم۔

راقم الحروف

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف،محمد نگر،اٹک،پنجاب،پاکستان

28 صفر المظفر 1438ھ/29 نومبر 2016ء

حمد خالق حسن و جمال

جل شانہ

حمد بہرِ خدائے فضل و کمال
آں جمیل و محب حسن و جمال
خالقِ نور و حسن و زیبائی
رنگ و نقش و نگار و رعنائی
جس کے جلوے ہیں ذرّے ذرّے میں
راز جس کے ہیں لمحے لمحے میں
صورتوں کو سنوارنے والا
رنگتوں کو نکھارنے والا

جس نے پیدا کیے پری پیکر
دلکش و دلکشا و زیبا تر
حسن جس نے دیا حسینوں کو
ماہروؤں کو ، مہ جبینوں کو
جس نے پیدا کیا بہاروں کو
گلستانوں کو ، لالہ زاروں کو
جس نے بولوں میں نغمگی رکھی
جس نے سازوں میں دلکشی رکھی
یاد جس کی سدا سکوں آور
شاد جس سے ہو خاطرِ مضطر
جو ہے اوّل بھی ، جو ہے آخر بھی
جو ہے باطن بھی،جو ہے ظاہر بھی

اُس سے اونچا ، نہ کوئی ہے بالا
یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ
مَالِکُ الْمُمْکِنَاتِ لَا شَکَّا
عَالِمُ الْمُضْمَرَاتِ لَا شَکَّا
حَافِظُ الْکُلِّ لَا نَظِیْرَ لَهٗ
وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ

نعت رسول کائنات ﷺ

نعت کہنا ہے کس قدر مشکل
حمد کی ہے یہ آخری منزل
علم کم ہے تو فکر ہے محدود
ہر طرف سے ہے راہ بھی مسدود

ایسا رکھتے ہیں مصطفی رتبہ
فہمِ انساں سے ہے وَرا رتبہ
وہ خدا کے حبیب ٹھہرے ہیں
دیکھو! کتنے قریب ٹھہرے ہیں
لامکاں تک رسائیاں اُن کی
کوئی دیکھے بڑائیاں اُن کی
ذات اُن کی کمال کا مخزن
سیرت اُن کی جمال کا مخزن
بڑھ رہے ہیں کمال روز افزوں
حدِّ اِمکاں سے کیوں نہ ہوں بیروں
خوبیاں اُن کی بے نہایت ہیں
کیوں نہ ہوں، ہر جہاں کی رحمت ہیں

معجزاتِ مبارکہ اُن کے
کیا بتائے کوئی کہ ہیں کتنے
ایک ، دو ، سو نہیں ، ہزار نہیں
معجزوں کا کوئی شمار نہیں
صورت اُن کی ہے والضحیٰ منظر
حسنِ مولیٰ کا دلکشا منظر
ذکر اُن کا ہے بے نظیر و مثال
کیونکہ ذاکر ہے خود وہ ربِّ کمال
نعت واحدؔ رہے گی ہر لحظہ
ذکر جاری رہے گا ہر لمحہ

سراپائے جمال

سراپائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی لکھا ہے اہل سیرت نے
سالکانِ رہِ بصیرت نے
مختصر ہے ، نہیں مُفَصَّل وہ
کس سے ممکن ، کرے مکمل وہ
تھا سراپا کمال کا پیکر
حسن و رنگ و جمال کا پیکر
قدِّ عالی بڑا ، نہ چھوٹا تھا
سروِ باغِ کمال تھا گویا

سر پہ قربان سربلندی تھی
کیا بڑائی تھی ، ارجمندی تھی
خوبصورت ، کھلی تھی پیشانی
نور کی اِک ڈلی تھی پیشانی
ابروؤں کی حسین تحریریں
قابَ قوسین کی ہیں تفسیریں
دونوں آنکھیں تھیں نور کے دھارے
جھلملاہٹ کے اُن میں فوّارے
پتلیوں کے حسین تر جلوے
نور آنگن میں خوشنما ڈورے
دونوں آنکھوں پہ دو جہاں ہوں فدا
دلربائی پہ اِنس و جاں ہوں فدا

کان ، کانِ جمال تھے گویا
آپ اپنی مثال تھے گویا
زلف جیسے ہو دستۂ سنبل
جس کی خوشبو سے مست ہو خود گل
بینیِ نور ، غنچۂ خوشبو
یاسمیں بھی چھپائے جس سے رُو
ریش اَقدس سجی سجائی تھی
زیب و زینت بھی خود فدائی تھی
ریش کیا تھی حسیں حوالہ تھا
گردِ بدرِ منیر ، ہالہ تھا
لب تھے یکسر جمال کا پیکر
نازُکی کے کمال کا پیکر

گلِ نازُک کی نازکی قرباں
اُس کی رنگت بھی ، تازگی قرباں
کیا نزاکت ہے کیا لطافت ہے
لبِ لعلیں میں کیا حلاوت ہے
موجِ آبِ حیات ہے قرباں
شہد قرباں ، نبات ہے قرباں
چہرۂ خوشنما تعالی اللہ!
دلکش و دلکشا تعالی اللہ!
فربہی تھی نہ اتنی گولائی
تھی تناسب کی طرفگی چھائی
دلکشی کا تھا اِک جہاں اُس میں
گویا سورج رواں دواں اُس میں

چاند چہرے کی کیا کریں تعریف
کس سے ممکن ہے نور کی توصیف
فہم انساں سے ہے وَرا چہرہ
شان جس کی ہے وَالضُّحیٰ چہرہ
ایسے چہرے پہ نور بار سلام
بار بار اور بے شمار سلام
دانت ، جیسے ہو موتیوں کی لڑی
جاں چھڑکتی تھی جن پہ ہر خوبی
سینہ چوڑا تھا اور نمایاں تھا
جس میں گنجِ عُلوم پنہاں تھا
درمیاں میں لکیر بالوں کی
نافِ اَقدس کو جا کے ملتی تھی

تھا شکم بھی جمیل و موزوں تر
خوشنما و سفید و زیباتر

پیارے ہاتھوں کی کیا ہی زینت تھی
اُنگلیوں میں ذرا طوالت تھی

کفِ دستِ کمال کی نرمی
غیرتِ پرنیاں و دیبا تھی

پائے اَقدس کی نازُکی تھی عیاں
کیسی کیسی تھیں خوبیاں پنہاں

منفرد تھی وہ کس قدر صورت
گوری گوری کمال کی رنگت

مصطفی کا جمال کیا کہنا
صُنعِ ربِّ کمال کیا کہنا

سچ تو یہ ہے بیاں سراپا کا
قیدِ الفاظ میں نہیں آتا

ختم ایسے کلام ہوتا ہے
یعنی مضموں تمام ہوتا ہے

اللہ اللہ کیا سراپا تھا
جس نے دیکھا ، وہ دیکھتا ہی رہا

تم المثنوی فللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد مصدر الحسن والجمال، منبع الفضل والکمال، وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین۔

ناظم آثم

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک، پنجاب، پاکستان

رنگِ عقیدت

قصیدہ در مدح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری
قدس سرہ العزیز

تصنیف

پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

ناشر

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک،

پنجاب، پاکستان

صفر المظفر ۱۴۳۸ھ/نومبر 2016ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رنگِ عقیدت

قصیدہ در مدحِ مجدد دین وملّت، قاسم علمِ شریعت، ساقیِ بادۂ طریقت،
شیخ المشائخ، امام العشاق، حضور قبلہ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز

(۱)

زباں پر حرف ہے حمدِ خدا کا
کسے یارا ہے مولیٰ کی ثنا کا
ثنا اُس کی اُسی کی ہی عطا ہے
کھلا رکھتا ہے دروازہ عطا کا

کرم مخلوق پر اُس کا مسلسل
گھرا رہتا ہے اَبر اُس کی سخا کا
خرد سے ہیں ورا اُس کے کمالات
نہیں ہمسر کوئی ربِّ عُلا کا
حقیقت میں وہی سب کا ہے مالک
ہر اک ذرّہ ثنا گو ہے خدا کا
اُسی نے مرتبے بخشے ہیں سب کو
اُسی کا لطف ہے سب پر، بلا کا
اُسی کی دین ہے رنگِ تکلّم
اُسی نے ذوق بخشا ہے ثنا کا
اُسی کی حکمرانی شرق تا غرب
وہی واحدؔ سہارا ہر گدا کا

(۲)

خدا کے بعد ذاتِ مصطفیٰ ہے
نہیں ہے مثل اُس شاہِ دَنا کا

مطلع

ملے خامے کو لمعہ گر سنا کا
کروں آغاز پھر وصف و ثنا کا
جہاں میں جس قدر بھی ہیں فضائل
وہ حصّہ ہیں رسولِ مجتبیٰ کا
وہی باعث ہیں خلقِ دوسرا کے
وہی مایہ ہیں خلقِ دوسرا کا
انھی سے نبضِ ہستی میں روانی
انھی سے سلسلہ صبح و مسا کا

وہی حسن و جمالِ باغِ عالم
انھی سے رنگ، تازہ ہر فضا کا
ذرا قرآن میں توصیف دیکھو!
بیاں آیات میں ہر ہر اَدا کا
کہیں یٰسٓ ہے توصیفِ دنداں
کہیں ہے ذکر ، روئے وَالضُّحیٰ کا
کہیں والشّمس ہے توصیفِ عارض
کہیں ہے ذکر، زلفِ مشک سا کا
کہیں دستِ مبارَک کے قصیدے
کہیں ہے ذکر، چشمِ ما طغیٰ کا
رضا جوئے خدا ، واحدؔ! محمد
خدا طالب رضائے مصطفی کا

(۳)

پسِ حمد و ثنا و نعتِ حضرت
مرے لب پر قصیدہ ہے رضاؔ کا
مرے مرشد کے مرشد کے وہ مرشد
وسیلہ بیچ میں حامدؔ رضا کا
جنھیں ہر اک پکارے: اعلیٰ حضرت
ہو کیسے حق ادا اُن کی ثنا کا
زباں پر آگیا ہے ایک مطلع
کرم ہے یہ کسی ذہنِ رَسا کا

مطلع

سبق جس نے دیا عشق و وِلا کا
نہیں ثانی کوئی احمد رضاؔ کا

دکھایا راستہ جس نے خدا کا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
بتایا جس نے رتبہ مصطفیٰ کا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
ثنا گوئے سرِ تاجِ رسالت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
اسیرِ حلقۂ گیسوئے وَالیل
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
فقیرِ بارگاہِ شاہِ بطحا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
کمالِ اجتماعِ علم و تقویٰ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

شریعت اور طریقت کا وہ ہادی
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
سپہرِ علم کا مہرِ درخشاں
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
مہِ تابانِ چرخِ کامرانی
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
گلابِ گلشنِ تحقیق و تدقیق
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
امینِ سرِّ عرفانِ حقیقت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
فقیہِ نامور ایسا نہ دیکھا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

ادیب دُرفشاں ایسا نہ پایا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

ہر اک فن پر انھیں قدرت میسر
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

دیارِ شوق میں چرچا ہر اِک سُو
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

دیا امت کو درسِ عشق و الفت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

عَدو نے بھی کیا اقرار آخر
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

خزانہ جس نے ایماں کا دیا ہے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

کیے تقسیم گلہائے عقیدت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

دیے جس نے فتاویٰ کے عطایا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

مجدد، دین و ملت کا جو ٹھہرا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

کلیجہ جس نے اعدا کا کیا شق
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

وہ کی گستاخ کی جس نے قبا چاک
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

قلم سے سر قلم جس نے کیے ہیں
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

عجم سے تا عرب جس کے ہیں تذکار
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
ہر اک لب پر سجے جن کے مناقب
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
وہ بزمِ حسن کا دولھا نرالا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
علومِ دین میں ، شعر و ادب
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
چہ پرسی از دلِ عاشق چہ پرسی
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
کنم دعویٰ مُزَیَّن با دلائل
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

لَهٗ فَضْلٌ عَلٰی أَهْلِ الدَّقَائِقُ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
کند ہر کس بہ علمش اکتسابے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
علومِ دیگراں مانند حرفش
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
سلامِ منفرد جس نے ہے لکھا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
دُردوں کی پروئی جس نے مالا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
جداگانہ ہے جس کا رنگِ تحریر
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

جھکائے جس کے آگے فرق، تحقیق
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
لقب جن کا ہوا ہے: ''اعلیٰ حضرت''
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
وہ قسّامِ شرابِ عشقِ احمد
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
کہاں ایسا ملے گا اہلِ دل کو
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
بہارِ لالہ زارِ عشق و مستی
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
وہ جس نے فیض کے موتی بکھیرے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

جمالِ شعر کو جس نے نکھارا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
دلائل جس کے آگے سر خمیدہ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
ادب کی راہَ دکھلائی جہاں کو
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
عقائد جس نے واضح کر دیے ہیں
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
دیا جس نے محبت کا جلایا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
لگائی ضرب کاری دشمنوں پر
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

ادا حقِّ محبت کر دیا ہے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
وہ ناموسِ رسالت کا محافظ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
قلم جس کا عدو کے واسطے تیغ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
بہت دیکھے جہاں نے اہلِ تصنیف
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
کھِلائے جس نے الفت کے حدائق
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
گریزاں جس سے جملہ اہلِ بدعت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

وہ جس کے سامنے اہل زباں چُپ
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
امام اہلِ سنت ہیں یقینا
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
اگر ہے کوئی ، دکھلاؤ ہمیں بھی
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
ہمیں کرنا ہے اظہارِ عقیدت
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
ہمیں تحدیثِ نعمت سے ہے مطلب
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا
یہی اہل نظر کا فیصلہ ہے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

پئے حرفِ تشکر ہم کہیں گے
نہیں ثانی کوئی احمد رضا کا

رضا، احمدؔ کی جس کو صرف مطلوب
نہیں ثانی کوئی احمد رضاؔ کا

عجب ہے شان آقا اور گدا کی
نہیں ثانی کوئی احمدؔ، رضاؔ کا

تسلسل سے مناقب لکھ رہا ہوں
نتیجہ ہے یہ بس حبّ و وِلا کا

کہاں میں اور کہاں اُن کے مناقب
تقاضا ہے مگر حسنِ وفا کا

قبولیت کی ہے برہانِ واضح
یہ ہے فیضان، شیخِ باصفا کا

یہ اک مصرع پہ لاتعداد گرہیں
ہے یہ رنگِ عقیدت اِس گدا کا

اِسی پہ ختم کر واحدؔ! سخن کو
نہیں ثانی کوئی احمد رضاؔ کا

تمت القصیدۃ فللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین۔

اسیر اہل دلاں

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہ

خادم آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک، پنجاب، پاکستان

۱۴ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق 15 نومبر 2016ء

ارمغانِ عُلوم

[1438ھ]

تصنیف

صاحبزادہ پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک

پنجاب، پاکستان

25 صفر المظفر 1438ھ/26 نومبر 2016ء

قصیدۂ مدحیہ

در شان احسن العلماء، اجمل الفضلا، زبدۃ السلف، عمدۃ الخلف

رئیس الفحول، محب رسول، اعلیٰ حضرت علاّمہ الشاہ

امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مسمیٰ باسم تاریخی

اَرمغانِ عُلوم (1438ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین أما بعد:

زیر نظر قصیدہ: ''ارمغان علوم'' سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز کے قصیدۂ مبارکہ ''چراغ انس'' کے معادلہ کی شکل میں آپ علیہ الرحمۃ کی شان میں تصنیف کیا گیا ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت کی ذات مقدسہ، امت مصطفوی کے لئے ایک مجدد اور علوم وفنون کا خزانہ بن کر آئی ہے، اس لئے قصیدے کا تاریخی نام:

''ارمغان علوم'' عطا ہوا ہے۔

قصیدہ ''ارمغان علوم'' فی البدیہہ کہا گیا ہے۔خاکسار اس تصنیف کو فضل خدا اور رحمت مصطفی ﷺ کے بعد فیضان امام اور فیضان حضور ریاض الملت کا نتیجہ تصور کرتا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر، اس قصیدہ کو شرفِ قبول عطا فرما کر، مقبولِ عشاق بنائے اور خاکسار کے معاصی کا کفارہ۔للہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الخیر الکثیر محمد السراج المنیر۔

راقم الحروف

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہٗ۔

خادم آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک پنجاب، پاکستان

بروز شنبہ 25 صفر المظفر 1438ھ/ 26 نومبر 2016ء

ارمغانِ علوم

(1438ھ)

اے امامُ الوریٰ مُحبِّ رسول!
اے قسیم الھُدیٰ محب رسول!
قوم کے پیشوا محب رسول
خلق کے رہنما محب رسول
بندۂ مصطفی محب رسول
نائب اولیاء محب رسول
عاشقِ مجتبیٰ محب رسول
صاحبِ اِجتبا محب رسول

عزۃُ الأتقیا محب رسول
قمۃُ الاِتقا محب رسول
اے سحابِ سخا محب رسول!
کر دے غیثِ عطا محب رسول!
منفرد اور جدا محب رسول
اہلِ زَر سے جدا محب رسول
اے دلیلِ وِلا محب رسول
اہلِ دل پہ فدا محب رسول
جو بھی تیرا بنا محب رسول!
در حقیقت بنا محب رسول
میرے احمد رضا محب خدا
میرے احمد رضا محب رسول

عارفِ ذاتِ حق بلا شبہہ
واصلِ بارگہ محب رسول
عینِ خیر و ہدایت و الفت
آنِ خلق و وَفا محب رسول
دشتِ نفرت کے واسطے صرصر
بہرِ گلشن صبا محب رسول
نادرِ دہر و صاحبِ ندرت
کون تجھ سا ہوا محب رسول!
نام تیرا دلیل ہے اس کی
تو محب خدا ، محب رسول
باعثِ غیظ بہرِ اہلِ نفاق
ذکرِ خیر شما محب رسول

سنیت کی دلیل تیری وِلا
ہادی و رہنما محب رسول
نام ''احمد رضا'' ہوا تیرا
تو ہے احمد رضا محب رسول
تیرا مسلک ہے ، مسلکِ قرآں
کانِ علم و ہدیٰ محب رسول
اہلِ علم و وِلا کا بیٹا ہے
شانِ علم و وِلا محب رسول
تُو کتابِ خدا کا شارح ہے
تیرا حامی خدا محب رسول!
خوش بیانی میں ، نغز گوئی میں
کوئی تجھ سا کجا محب رسول

دسترس میں تری علوم و فنون
ذہن تیرا رَسا محب رسول
صرف ہو ، نحو ہو ، بلاغت ہو
تو ہے ماہر بجا محب رسول
علمِ فقہ و حدیث و قرآں میں
تیرا ثانی کجا محب رسول
فلسفہ میں بھی ، علم منطق میں
فہم تیری جدا محب رسول
علم جتنے ہیں عالی و آلی
سب میں تو ہے عُلا محب رسول
تیرا پایہ کسی نے کب پایا
تیرا رتبہ جدا محب رسول

تیری تحقیق میں ہے گہرائی
قول تیرا بڑا محب رسول
نثر تیری ہے جیسے نثر درر
درّۂ بے بہا محب رسول
نظم تیری ہے موتیوں کی لڑی
سلکِ حُسن و بہا محب رسول
تیرے شعروں کی کیا کروں تعریف
تجھ پہ ندرت فدا محب رسول
وضعِ ترکیب میں دلآویزی
تو نے لائی سدا محب رسول!
حسن مضمون بھی بڑھایا ہے
حسن تجھ پر فدا محب رسول!

انتخابِ معانی و اَلفاظ
ختم تجھ پہ ہے یا محب رسول!
حسنِ جدت کلام کی زینت
اور جمالِ اَدا ، محب رسول!
رنگہائے تخیلِ تازہ
سوز و سازِ نوا ، محب رسول!
کیا تغزل ہے ، کیسی رعنائی
بانکپن ہے فدا محب رسول!
صنعتوں کا حسین گلدستہ
جلوہ گر جابجا ، محب رسول!
نغمگی پر ہے سحر بھی قرباں
شعر جو بھی کہا محب رسول!

وارداتِ جمال کا مظہر
شعر جو بھی کہا محب رسول!
جانِ معنیٰ نثار ہے اُس پر
شعر جو بھی کہا ، محب رسول
نعت گوئی میں بے مثال و نظیر
تجھ کو سب نے کہا محب رسول!
نعت سیکھی ہے تو نے قرآں سے
تو نے خود ہی کہا محب رسول!
منشعب ہو جو شعر، قرآں سے
ہے یقیناً جدا محب رسول!
حسن میزان پر وہ تلتا ہے
کیوں نہ ہو بے بہا، محب رسول!

تجھ کو کہتی ہے آج سب دنیا
واصفِ مصطفیٰ ، محب رسول
نعت گویوں کا پیشوا ہے تو
ابنِ ثابت ترا، محب رسول!
تیرے فتووں کے کیا کہوں اَوصاف
رنگ تیرا جدا محب رسول!
تیرا فتویٰ ہے مخزنِ تحقیق
اے تعمُّق فدا محب رسول!
کیسے دَریا بہا دیے تو نے
کیسے دُر بے بہا ، محب رسول!
تجھ پہ دَرّاکی اور طَبّاعی
اور فطانت فدا محب رسول!

دیں گواہی تری ذہانت کی
جملہ اہلِ نُہیٰ، محب رسول!

مستند ہے جو تو نے فرمایا
خود دَر و درکشا محب رسول!

تیرے فکر و کمال کا لوہا
ماننا پڑگیا محب رسول!

مانتے ہیں تجھے بہ قلب و جگر
جو ہیں اہلِ وِلا ، محب رسول

قریے قریے میں خطے خطے میں
تیرا شہرہ ہوا محب رسول!

آج سکہ رواں دواں تیرا
سچے فرماں روا ، محب رسول

حسن اُبلا ہے کس قدر تیرا
شان نکلی ہے کیا محب رسول!

فضل مولیٰ سے ہے ، سدا ہوگا
تیرا رتبہ سوا محب رسول!

یَا فَقِیْدَ الْمِثَالِ وَالتَّمْثِیْلُ
یَا جَدِیْرَ الثَّنَا محب رسول!

ذکرِ شیریں ترا ، تری توصیف
درد و غم کی دوا محب رسول!

شمع راہِ ہدیٰ ہوا تیرا
چہرۂ حق نما ، محب رسول!

سچا عاشق اَحَد کا ، احمد کا
جو بھی تیرا ہوا ، محب رسول!

دھول اڑائی ہے تو نے منکر کی
خوب رسوا کیا ، محب رسول!
ردِّ منکر کا بالیقیں اعزاز
تجھ کو حاصل ہوا محب رسول!
عز و شانِ رسول کا جھنڈا
تو نے اونچا کیا محب رسول!
تو نے اَبنائے وقت کو جھٹ سے
بے نسب کر دیا محب رسول!
بد عقیدہ گروہ کا تجھ سے
چاک پردہ ہوا ، محب رسول!
تیری ہر وقت رہنمائی سے
ہوگیا ہے بھلا محب رسول!

مکرِ ماکر کی ایک بھی نہ چلی
کی وہ تدبیر یا محب رسول!
تیرے دشمن بھی سوچتے ہیں کہ آہ
کس سے پالا پڑا محب رسول!
جلتی ہے تجھ سے نسل منکر کی
کیا دلائی سزا محب رسول!
عشق والے نہ بھول پائیں گے
درس ایسا دیا محب رسول!
میں کہاں اور کہاں تری توصیف
مرشدِ باصفا ، محب رسول!
تیرا فیضان ہے ، عنایت ہے
مجھ کو کیا کیا ملا محب رسول!

درس عشق و وِلا دیا مجھ کو
حسنِ فہم و ذکا ، محب رسول!
شیخ کے میں فدا کہ اُس سے ملا
تیرے در کا پتا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کی تربیت
ذہن و دل کی بہا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کی باتوں سے
روح پائے جلا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کے فیضاں سے
رازِ عرفاں کھلا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کی چشم کرم
چشمۂ بے بہا محب رسول!

شیخ بھی وہ کہ جس کا ذکرِ حسیں
زخم جاں کی دوا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کے فیض کا در
دم بدم ہے کھلا محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کی طرزِ حیات
حسنِ رنگِ صفا محب رسول
شیخ بھی وہ کہ جس کا نورِ نگاہ
مہرِ چرخِ ہدیٰ محب رسول!
شیخ بھی وہ کہ جس کی تحریریں
سنگِ منزل نما محب رسول
شیخ بھی وہ کہ جس کی تخلیقات
نعت و حمدِ خدا ، محب رسول!

شیخ بھی وہ کہ جس کا ہر فرماں
مثلِ نورِ ذکا محب رسول!

شیخ بھی وہ ریاضِ ملّت و دیں
ہادی و رہنما ، محب رسول

شکر واجب ہے ایسی نعمت پر
اور لازم ثنا محب رسول!

شکر لازم ہے ایسے احساں پر
ہے ضروری دعا محب رسول!

تو نے چھوڑا ہے ارمغانِ عُلوم
بہرِ خلقِ خدا ، محب رسول!

تیری مدح و ثنا سے عاجز ہے
تیرا ادنیٰ گدا محب رسول!

تیرے آگے بڑے بڑے خاموش
من کجا ، تو کجا محب رسول

مصطفیٰ کا تو لاڈلا ٹھہرا
مرتضیٰ کا بھی یا محب رسول!

غوثِ اعظم کا تجھ پہ سایہ ہے
مجھ پہ سایہ ترا محب رسول!

ذہن پہنچا ہے اس نتیجے پر
شان تیری جدا محب رسول

حبذا عز و ناز ، اگر قبول افتد
اِس گدا کی ثنا ، محب رسول!

آرزو ہے ملے قیامت میں
ساتھ مجھ کو ترا ، محب رسول!

زیرِ ابرِ سخا و جود و کرم
زیرِ ظلِ لِوا محب رسول!
اُس سے پہلے ، ہو خاتمہ حق پر
لب ہوں محوِ ثنا محب رسول!
عشق طیبہ میں رات دن گزریں
دل ہو گنجِ وِلا محب رسول!
تیرے فیضِ کرم سے بن جائے
واحدؔ بے نوا ، محب رسول

تمت القصیدۃ.فللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی معدن الجود والعطا ،والکرم والرحمۃ والسخامحمد المصطفیٰ والمجتبیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین۔

راقم الحروف خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہٗ

برموقع عرس رضا بروز شنبہ 25 صفرالمظفر 1438ھ/ 26 نومبر 2016ء

بمقام آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک، پنجاب، پاکستان

رباعی

لب پر شہِ ذیشان کا نام آیا ہے
کیا کیف مسلسل کا مزہ پایا ہے
کیونکر نہ بنیں ہونٹ مرے آب حیات
توصیف محمد کا شرف پایا ہے

رباعی

بے نور مقالات کی پرواہ نہ کر
بے علم کے شبہات کی پرواہ نہ کر
میلاد کے منکر کے دلائل ہیں خیالات
منکر کے خیالات کی پرواہ نہ کر

از

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہٗ